رحماء بینهم

خطبۂ جمعہ، ماہ صفر ۱۴۳۷ھ مطابق: نومبر ۲۰۱۵ء

آل انڈیا امامس کونسل

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم،اما بعد!

محمد رسول الله ،والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم (الفتح:۲۹)

تم ہو آپس میں غضبناک وہ آپس میں رحیم
تم خطا کار وخطابیں، وہ خطا پوش وکریم

اسلامی کمیونٹی کی عمارت اسلام نے جن بنیادوں پر قائم کی ہے ان میں سے ایک اہم بنیاد آپسی بھائی چارہ ایک دوسرے کے دکھ درد اورغم میں شریک ہونا ہے۔اللہ کے رسول ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسلامی سوسائٹی کی تشکیل کچھ اس انداز پر کی تھی کہ آپس میں سارے مسلمان بھائی بھائی معلوم ہوتے تھے۔مختلف قبائل،مختلف وطن،مختلف رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والے سبھی لوگوں کو اللہ کے رسول ﷺ نے اخوت کے رشتے میں اس طرح مربوط کر دیا تھا کی انما المؤمنون اخوۃ کی زندہ جاوید تصویر نظر کے سامنے پھرنے لگتی ہے۔محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماؤ بینھم کے پیکر میں سجی ہوئی اصحاب رسول کی زندگی پکار پکار کر مسلمانوں سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ اے مسلمانوں تم نے اخوت، بھائی چارگی ہمدردی ایک دوسرے کی خبر گیری کی وہ چادر اتار کر کہاں پھیک دی جس کو تم نے دست رسول ﷺ سے مدینہ کے اندر اپنے سروں پر اوڑھا تھا۔اخوت کی وہ چادر تمہاری طاقت بھی ہے تمہاری عالمگیریت کی روشن دلیل بھی ہے تمہارے فکر ونظر کو متحد کرنے والی شئی بھی، تم نے اللہ کے رسول کی بخشی ہوئی اس چادر کو تار تار کر کے نہ صرف اپنے کو کمزور کیا بلکہ اسلام کی جڑوں کو بھی تم نے کھوکھلا کیا اصحاب رسول کی رحماء بینهم (اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ شفقت ومحبت اور ہمدردی) کی صفت ہی تھی جس نے ہر میدان میں ان کے لئے کامیابی کے دروازوں کو وا کر دیا تھا۔تجارت کا میدان ہو،تعلیم کا میدان ہو،سیاست کا میدان ہو،اسلام کے دشمنوں سے مقابلہ آرائی کا میدان ہو،معاشرت کا میدان ہو،زندگی کا وہ کون سا گوشہ اور میدان تھا جس میں انہوں نے کامیابی کے پرچم نہیں لہرائے۔

اسلامی اخوت پر تاکید نبوی:

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے (المسلم اخو المسلم لا یحقره ولا یظلمه ولا یخذله) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس بنیاد پر لازم ہے کہ کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی نہ تحقیر کرے، نہ اس پر ظلم ڈھائے، نہ اس کو بے سہارا چھوڑے (المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا) مسلمان باہم ایک دوسرے سے مل کر اس طرح مضبوط ہوتے ہیں جیسے دیوار کی اس کے ایک حصے سے اس کا دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے۔بخاری میں ہے کہ یہ کہہ کر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا کہ کیسے ایک حصے سے دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے اس تمثیل میں آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس طرح دیوار کی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے مل کر مضبوط ہو کر نا قابل تسخیر قلعہ وحصار بن جاتی ہے۔اسی طرح جماعت اسلامیہ ایک قلعہ ہے اس جس کی ایک

ایک اینٹ ایک ایک مسلمان ہے یہ قلعہ اسی وقت تک محفوظ ہے جب تک اس کی اینٹ دوسری اینٹ سے ملی ہوئی ہے جب یہ اینٹ اپنی جگہ سے کھسک جائے گی ایک مؤمن تو پوری دیوار دھم سے زمین پر آ جائے گی۔ اہل ایمان کے لئے لازم ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے مربوط ہو کر ایک دوسرے کے دکھ اور سکھ میں شریک ہو کر اس طرح زندگی گزاریں کہ ان کے مستحکم و مضبوط قلعہ کی طرف اغیار نظر اٹھا کر دیکھنے کا حوصلہ اور جرات نہ کرسکیں۔

ہمدردی کے مستحق لوگ:

پوری انسانی برادری کے ساتھ ہمدردی وحسن سلوک کی اسلام نے ہم کو تعلیم دی ہے۔ لیکن ایک مسلمان کی ہمدردی، محبت وشفقت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے جو اسلام کا ماننے والا ہے رحماء بینھم کا یہی وہ قرآنی پیغام ہے حضرات صحابہ جس کا عملی نمونہ تھے۔ ایک مسلمان کو اپنے محدود ماحول میں مختلف طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس کے ماں باپ ہوتے ہیں اہل قرابت ہوتے ہیں پڑوسی ہوتے ہیں۔ سب کے حقوق کو ادا کرنا ہی ہمدردی وشفقت کا اظہار ہے حقوق کا نہ ادا کرنا سماجی زندگی کو تلخ بناتا ہے اور اس کے تانے بانے کو بکھیر دیتا ہے۔ اسی لئے اسلام بڑے شدومد کے ساتھ اس بات پر زور دیتا ہے کہ آپسی تعلقات کو خوشگوار و بہتر بنانے اور باقی رکھنے کے لئے اپنے اوپر عائد مختلف طرح کے حقوق ادا کئے جائیں انہیں حقوق کی ادائیگی کے سایہ میں ہمدردی، محبت وشفقت کا وہ چشمہ پھوٹتا ہے جو دلوں سے حسد و کینہ، بغض وعداوت، نفرت و بدخواہی کی گندگیوں کو زائل کر کے محبت، اخوت، شفقت، غمگساری کے مہکتے ہوئے خوبصورت گلاب کھلاتا ہے۔ کن لوگوں کے حقوق ادا کر کے رحماؤ بینھم کی جڑوں کو مضبوط کیا جاسکتا ہے اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

- ☆ ماں باپ کے حقوق
- ☆ زوجین کے حقوق
- ☆ اولاد کے حقوق
- ☆ اہل قرابت کے حقوق
- ☆ ہمسایہ کے حقوق
- ☆ یتیموں کے حقوق
- ☆ حاجت مندوں کے حقوق
- ☆ بیمار کے حقوق
- ☆ غلاموں کے حقوق
- ☆ مہمان کے حقوق
- ☆ مسلمانوں کے باہمی حقوق
- ☆ انسانی برادری کے حقوق

حقیقی ہمدردی اور شفقت کا اظہار یہی ہے کہ معاشرے میں سانس لینے والے تمام انسانوں کے ساتھ الخلق عیال اللہ کی عملی تعبیر پیش کی جائے بالخصوص ان لوگوں کے ساتھ جن کو اسلام نے ایک دھاگے میں پرو یا ہے۔ مسلمانوں کی باہمی اخوت ومحبت اور مہربانی کی تشریح و تاکید محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ فرمائی ہے مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے محبت کرنے اور شفقت کرنے میں جسم انسانی کی طرح دیکھو گے کہ اس کے ایک عضو میں بھی تکلیف ہو تو بدن کے سارے اعضاء بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ سارے مسلمان مل کر ایک آدمی کے مثل ہیں کہ اگر اس کی آنکھ بھی دکھے تو سارا بدن دکھ محسوس کرتا ہے اور اگر سر میں درد ہو تو پورا جسم تکلیف میں ہوتا ہے مقصود یہ ہے کہ امت مسلمہ ایک جسم ہے اور اس کے سارے افراد اس کے اعضاء ہیں، بدن کے ایک عضو میں بھی اگر کوئی تکلیف یا دکھ درد ہو تو سارے اعضاء اس تکلیف کو محسوس کرتے ہیں، اور اس دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں یہی مسلمانوں کا حال ہونا چاہئے کہ ان میں سے ایک کو بھی تکلیف پہنچے تو سارے مسلمانوں کو وہ تکلیف محسوس ہونی چاہئے۔ مسلمانوں غور کرو کہ کیا اللہ کے رسول ﷺ کے ارشاد کے مطابق ہم اپنے بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ کیا ہم اپنے کسی بھائی کو مصیبت میں دیکھ کر تڑپ اٹھتے ہیں۔ ہمارے پڑوس میں، ہمارے محلے میں، ہمارے شہر میں ہر دن کتنے مسلمان مصیبتوں میں پھس کر زندگی کے چین وسکون سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جاتے ہیں یہ ظلم ڈھانے والے کبھی اپنے ہوتے ہیں، کبھی ہمارے مذہبی دشمن ہوتے ہیں۔ کیا ہم اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے ان کو مصیبتون سے نکالنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ پکار پکار کر یہ بات کہ رہے ہیں کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ کیا ہم اپنے اعمال وکردار سے ایک جسم ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے اور ہماری زندگی کا واقعہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو فرمان نبوی ﷺ سے بہت دور کر لیا ہے۔ تعاون اور ہمدردی کے بجائے ہم نے اپنے دینی بھائیوں کے لئے مصیبتوں کا خندق کھودنا اپنا شعار بنالیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر افریقہ کے صحرا میں کسی مسلمان کے تلوے میں کانٹا چبھے تو اس کی کسک ہم اپنے دلوں میں محسوس کریں۔ پوری دنیا آج مسلمانوں کا مقتل بنی ہوئی ہے خون مسلم کی ارزانی پر آسماں بھی ماتم کناں ہے۔ عراق لٹ گیا، لیبیا تباہ ہو گیا، شام قوم مسلم کی لاشوں سے بوجھل ہے، آپ کا یہ ملک بھی ہر دن خون مسلم سے اپنی پیاس بجھاتا ہے، اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھئے، اپنے دل ودماغ پر زور دالئے، اپنی غیرت سے سوال کیجئے، اپنے ایمان سے سرگوشی کیجئے، اپنی مسلمانی کا واسطہ دے کر اپنے آپ سے پوچھئے کہ اپنے بھائیوں کی لاشوں کو سوچ کر کتنی بار آپ کی آنکھوں میں آنسوں آئے۔ کتنی بار آپ کی غیرت ایمانی نے آپ کو پکارا کہ آپ اپنے عیش وعشرت کے گہواروں سے نکل کر اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ ایک سال کی مدت میں آپ نے کتنا وقت اپنے بھائیوں کی خبر گیری کے لئے نکالا۔ ہفتوں کا حساب کیجئے، مہینوں کا حساب کیجئے، پورے پورے سال کا حساب کیجئے ایک بڑی تعداد ہم مسلمانوں میں ایسی ہوگی کہ جس کے پورے پورے سال میں دن تو چھوڑے چند گھنٹے بھی اپنے بھائیوں پر صرف نہیں ہوئے ہوں گے، کیا یہ شرم وعار کی بات نہیں ہے۔ کیا آپ بھول گئے اپنے نبی کے فرمان کو کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرے، اور نہ وہ اس کو اس کے دشمن کے حوالے کرے جو کوئی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں رہے گا تو خدا اس کی ضرورت پوری کرے گا، اور جو کوئی کسی مسلمان کی تنگی کو دور کرے گا تو خدا اس کے بدلے قیامت میں اس کی تنگی کو دور

فرمائے گا، اور جو کوئی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا پردہ رکھے گا، ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے کہ: جو کسی مسلمان کی کسی دنیوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور کرے گا، اور جو کسی تنگدست پر آسانی کرے گا، تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا اور جو کسی مسلمان کا پردہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا پردہ رکھے گا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ سب سے اچھا مسلمان کون ہے۔ فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں۔

میرے بھائیو! آقائے مدنی کے بیان کردہ ارشادات کے آئینہ میں ہم کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم مسلمان ہیں؟ کیا ہم مسلمان ہیں؟ کیا ہم مسلمان ہیں؟ اگر آپ کا ضمیر زندہ ہے تو وہ آپ کو آمادہ کرے گا، آپ کو اکسائے گا، آپ کو کچوکے لگائے گا کہ آپ اپنے دعوے پر نظر ثانی کیجئے حضرات صحابہ کی کامیابیاں اور کامرانیاں صرف کھوکھلے دعوں کی بنیاد پر نہیں تھیں انہوں نے قدم قدم پر اسلام کو برت کر دکھایا رحماؤ بینھم آپس میں ہمدردی اور محبت کی وہ مثالیں انہوں نے پیش کیں کہ اگر ہم اپنی زندگی میں ان کو اختیار کرلیں تو ہم کو بھی اسی طرح کا غلبہ، قوت، عزت، شوکت، کامیابی، برتری، بالادستی، قیادت، سیادت حاصل ہوسکتی ہے جس طرح انہیں حاصل تھی۔

آج جس ڈھرے پر ہماری زندگی گزر رہی ہے کیا قرآن وحدیث کا ایسی ہی زندگی گذارنے کا ہم سے مطالبہ ہے کیا ہم اس طرح کی زندگی گزار کر اپنے رب کے یہاں سرخرو ہو پائیں گے۔ آج ہماری زندگی صرف اپنے مفادات اور منافع پر منحصر ہو کر رہ گئی ہے ہمارا مسلمان پڑوسی بھوکوں مر رہا ہو ہمارے محلّہ میں یتیم بچے دو وقت کی روٹی کے محتاج ہوں، بیوائیں سسک سسک کر اپنی دکھ بھری زندگی کاٹ رہی ہوں۔ ہمارے محلے میں کوئی مریض پیسے نہ ہونے کی وجہ سے موت کے انتظار میں ہو، مفلس وقلاش اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کی کوئی سبیل نہ نکال پا رہا ہو بیواوں کی جوان بیٹیوں کی جوانی وشادابی مرجھا رہی ہو، ہماری قوم کے ہونہار نوجوان جیلوں کی سلاخوں میں اپنی مسکراتی ہوئی جوانی کو بکھرتی ہوئی دیکھ کر اپنے مستقبل سے مایوس ہوں کمزور مسلمانوں کے خون سے ہولیاں کھیلی جارہی ہوں۔ ماوں اور بہنوں کی عزت تارتار ہو رہی ہو، یہ ہمارے گردوپیش اور ہمارے محلے اور ہمارے شہر میں ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن ہم اپنی غفلت کے کھول سے باہر نکل نہیں پاتے تب بھی ہم کو یہ دعوی ہے کہ ہم مسلمان ہیں اے کاش ہم کو کچھ بھی پیغام محمدی کا پاس ولحاظ ہوتا۔ اے کاش ہم نے رحماؤ بینھم کا نسخہ اپنے سینے سے لگا رکھا ہوتا اور اس کے مطالبے کو پورا کرنے کا اپنے آپ کو عادی بنایا ہوتا۔

آج عالمی سطح پر ہم جن حالات ومسائل کا شکار ہیں خاص طور سے اس ملک میں دشمنان اسلام اور فاششٹ طاقتوں نے ہمارے وجود کو مٹانے کے جو ناپاک منصوبے تیار کر رکھے ہیں۔ ان منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے ہمارے پاس کون سی حکمت عملی ہے۔ کیا یہ غور کرنے کی بات نہیں ہے۔ حالات پکار پکار کر ہم سے تقاضا کر رہے ہیں کہ ہم آپسی بھائی چارگی کو مضبوط بنا کر اور رحماء بینھم کی عملی تصویر بن کر موجودہ حالات کا مقابلہ کریں اسلام میں مایوسی کفر ہے لا تقنطو امن رحمة الله اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اس ملک میں ہم نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ نے ہر طرح کے حالات سے نپٹنے کے لئے ہم کو جو ہدایات اور زریں اصول بخشے ہیں ان کو اپنا کر ہم شب تاریک کو سحر میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔